جلد ۵۲/۱۷ | ۱۹ وفا ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۷ صفر ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۸ جولائی بوقت ۷ ½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت کی خدمت میں یاددہانی

کیا آپ مبارک تحریک دعا میں شامل ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں۔ تو آج ہی لکھ دیجئے تاکہ آپ کا نام بھی فہرست میں درج کر لیا جائے۔

معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ

درخواستِ دعا

محترمہ سیدہ نعیمہ صاحبہ بنت حضرت میر حامد شاہ صاحب جو جماعت کی نہایت مخلص صحابیہ اور سرگرم ممبر ہیں آج کل شدید بیمار ہیں آپ کا کراچی میں میجر اپریشن ہوا ہے۔ دردِ دل سے التماس ہے کہ بزرگانِ سلسلہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

نصرت راشدی
صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کرا لیتے ہیں

بعض وقت اللہ تعالیٰ دعا کو کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے جو زیادہ مفید اور نافع ہوتی ہے

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک امر کیلئے دعا کرتا ہے مگر وہ دعا اس کی اپنی ناواقفی اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی ایسا امر خدا تعالیٰ سے چاہتا ہے جو اس کے لئے کسی صورت سے مفید اور نافع نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو تو رد نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کے لئے بیل کی ضرورت ہے وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو دراصل بیل دینا مفید ہوگا اور وہ حکم دے دے کہ اس کو ایک بیل دے دو وہ زمیندار اپنی بے وقوفی سے کہہ دے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے۔ لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا۔ اسی طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اس کو آگ کے انگارے دے دے۔

غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں۔ جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کرا لیتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۱۶ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے سوزش میں کچھ کمی ہے مگر بعض اوقات بڑی شدید بے چینی ہو جاتی ہے۔

سابقہ اطلاع کے مطابق حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے ۱۷ جولائی کو لاہور سے گھوڑا گلی کے لئے روانہ ہونا تھا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور گھوڑا گلی کے سفر اور وہاں کے قیام کو صحت کے نقطۂ نگاہ سے مفید اور بابرکت بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت کی فوری توجہ کیلئے

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب کی سہولت کے لئے سپیشل ٹرینوں کے چلوانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مختلف جماعتوں کی طرف سے جلسہ کے قریبی ایام میں ٹرینوں کے اوقات روانگی اور مختلف جگہوں میں ٹھہرانے کے متعلق تجاویز بھجوائی جاتی ہیں لیکن تنگیٔ وقت کی وجہ سے ان کی حسب خواہش معاملہ طے نہیں پا سکتا۔ اس لئے امراء، پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جنہوں نے سپیشل ٹرینوں کے ضمن میں کوئی تجویز بھجوانی ہو۔ وہ ۳۰-۸-۶۳ تک افسر جلسہ سالانہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی حسب خواہش کوشش کی جا سکے

مرزا ناصر احمد افسر جلسہ سالانہ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ جولائی ۶۳ء

مسیحیّت کا استیصال اور مسیح موعود علیہ السلام

(۲)

اب اس عبارت کا مقابلہ بشپ ارنسٹ ولیم بارنز کی کتاب "SHOULD SUCH A FAITH OFFEND?" یعنی کیا ایسا دین دلآزاری کا باعث ہو سکتا ہے؟ کے ایک حوالہ سے کیجئے جو رسالہ "انصار اللہ" سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"حلولِ الوہیت ـــــ یہ ایک نئی اصطلاح ہے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟ "محض یہ کہ خدا نے مسیح ناصری کے وجود میں انسانی شکل میں اپنے آپ کو ظاہر کیا" لیکن یہ فقرہ مختلف النوع معانی اور مفہوم پر محمول ہو سکتا ہے اس لئے اکثر و بیشتر اس کا مطلب غلط سمجھا جاتا ہے بعض کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ "مسیح خدا تھا" لیکن عیسائی چرچ نے کبھی بھی ایسا غیر محتاط بیان مسیح کے بارہ میں نہیں دیا اس نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ مسیح فی الاصل اور حقیقی معنوں کی رو سے انسان تھا وہ انسانی ذہن رکھتا تھا اور انسانی قیود بھی۔ یہ کہنا کہ مسیح خدا تھا درست نہیں ہے کیونکہ اس کا لازماً یہ مطلب ہوگا کہ وہ قادرِ مطلق تھا لیکن انجیل (مرقس باب ۶ آیت ۵) میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ ناصرہ میں لوگوں کی بے اعتقادی کے سبب معجزہ دکھانے کی قدرت ظاہر نہ کر سکا۔ لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ وہ قادرِ مطلق ہرگز نہ تھا۔ مزید برآں یہ کہنے سے کہ مسیح خدا تھا لازماً یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ علیم و خبیر تھا لیکن اس نے خود کہا (مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲) میں نہیں جانتا کہ دنیا کے خاتمہ کی گھڑی کب آئے گی اس پر مستزاد یہ کہ اس نے دعا مانگی (لوقا باب ۲۲ آیت ۴۲) اے باپ! اگر تیری مرضی ہو تو اس پیالے کو مجھ سے ٹلا دے۔ اگر وہ علیم و خبیر تھا اور مستقبل کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا تو پھر اس کی یہ دعا ایک مذاق اور مضحکہ سے زیادہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ وہ مستقبل کی تاریکی کو پھاڑنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ انسان ہونے کی وجہ سے وہ انسانی قیود میں پابند کا شریک تھا جو ہمیں لاحق ہیں۔

لہٰذا میں صحیح مسیحی اعتقاد کو دوسرے الفاظ میں بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ الوہیت مسیح کا مطلب یہ ہے کہ مسیح کے وجود میں انسانی قیود اور پابندیوں کے ساتھ ایک ایسی زندگی بسر ہوئی جسے ہم خدائی زندگی (یعنی خدائی صفات کی مظہر زندگی۔ ناقل) کہہ سکتے ہیں" (ص ۱۵۲)

(ماہنامہ انصار اللہ جولائی ۶۳ء ص ۴۳)

اس حوالہ کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محولہ بالا عبارت سے مقابلہ کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ جو باتیں اور جو دلائل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوہیت مسیح کی نفی کے لئے آج سے تقریباً باسٹھ سال پہلے پیش کئے تھے تقریباً وہی دلائل اس کے ۲۷ سال بعد بشپ ارنسٹ ولیم بارنز نے پیش کئے ہیں۔ بشپ ارنسٹ بارنز کے متعلق "انصار اللہ" حسب ذیل نوٹ لکھتا ہے:۔

"موجودہ صدی کے اوائل میں برطانیہ کے ایک اور نامی گرامی بشپ ارنسٹ ولیم بارنز ERNEST WILLIAM BARNES نے جو برمنگھم کے بشپ تھے اور جن کے علم و فضل کا ملک بھر میں بہت شہرہ تھا اور جنہیں کیمبرج، اڈنبرا اور گلاسگو کی برطانوی یونیورسٹیوں نے ڈی۔ ایس سی، ڈی۔ ڈی اور ایل ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگریاں پیش کی تھیں اور جو رائل سوسائٹی کے فیلو بھی تھے ان عقائد کی نامعقولیت پر بھرپور وار کیا تھا۔ اور دنیائے عیسائیت کو خبردار کیا تھا کہ وہ الوہیت مسیح اور کفارہ وغیرہ کے متعلق اپنے سابقہ نظریات میں تبدیلی کر کے ان کی ایک ایسی معقول توجیہہ کو اپنائے جو موجودہ سائنسی دور میں قابلِ قبول ہو۔ چنانچہ انہوں نے بہت دلیری اور جرأت سے کام لیتے ہوئے اپنے لیکچروں میں صاف اس امر کا اعلان کیا تھا کہ بائبل جس میں عہد نامہ جدید بھی شامل ہے ہرگز خدا تعالےٰ کا الہام اور اس کا کلام نہیں ہے ورنہ اس میں خلافِ عقل اور متضاد باتیں نہ ہوتیں۔ اسی طرح وہ مسیح کی الوہیت کے بایں معنی قائل نہ تھے کہ وہ خدا ہے یا خدا کی خدائی میں شریک ہے وہ مسیح کو صحیح معنوں میں ایک انسان تصور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ الوہیت مسیح کا اس سے زیادہ اور کوئی مفہوم نہیں ہے کہ وہ تعلق باللہ میں انتہائی بلند مقام پر فائز ہے۔ اس نے اس دنیا میں ایک ایسی زندگی بسر کی جو خدائی صفات کی مظہر تھی۔ ان کا موقف یہ تھا کہ مسیح کو مافوق البشر سمجھنا اور اسے خدا کی خدائی میں شریک گردانناسراسر نادانی ہے جسے اس سائنسی دور میں کوئی بھی ماننے اور تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں وہ پہلے بشپ تھے جنہوں نے چرچ کو آنے والے طوفان سے بروقت خبردار کیا۔ ان کے لیکچر برطانیہ میں ایک عرصہ تک بحث و تمحیص کا موضوع بنے رہے۔" (ایضاً ص ۴۲-۴۳)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں عیسائیت کے متعلق اپنا جو اندازہ پیش کیا تھا ابھی ربع صدی ہی اس پر گزری تھی کہ عیسائی دنیا کے بڑے بڑے مراکز میں موجودہ عیسائیت کی قلعی کھلنی شروع ہو گئی اور وہ لوگ جو صدیوں سے موجودہ عیسائیت کے ماحول میں پلے تھے ان میں ایسی بیداری پیدا ہو گئی کہ ان کو عیسائیت ایک بے اصل دین نظر آنے لگا اور وہ مجبور ہو گئے کہ عیسائیت کے ستونوں یعنی صلیبی موت اور جی اٹھنے۔ کفارہ وغیرہ عقائد کے انہدام پر ایسی ضرب ابراہیمی لگائیں کہ وہ اصنام چورا چورا ہو جائیں اور مسیحیت کے بت خانوں میں قیامت برپا ہو جائے۔

کوئی مسیح موعود علیہ السلام کو فرستادہ حق اور مامور من اللہ مانے یا نہ مانے تاہم ان حقائق کی بیّن شہادت سے وہ انکار نہیں کر سکتا اور مجبور ہے کہ وہ آپ کی غیر معمولی فائق اور اعلےٰ بصیرت کو تسلیم کرے۔ ذیل میں ہم چند حوالے ملفوظات جلد سوم سے نقل کرتے ہیں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام عیسائیت کے متعلق گہری نظر رکھتے تھے:۔

۱۔ "میں بار بار یہی کہتا ہوں اور اس لئے مکرر سہ کرر اس بات کو بیان کرتا ہوں کہ آپ سمجھ لیں کہ انجیل ہی کو یسوع کی خدائی کے رد کرنے کے لئے آپ پڑھیں وہ خود ہی کافی طور پر اس کی تردید کر رہی ہے۔ اگر وہ خدا تھا تو کیوں اس نے بالکل نرالی طرز کے معجزات نہ دکھائے" (ملفوظات جلد سوم ص ۱۳۹)

۲۔ "ایک صلیب ہی ایسی چیز ہے جو ساری خدائی اور نبوت پر پانی پھیر دیتی ہے کہ جب مصلوب ہو کر ملعون ہو گیا تو کاذب ہونے میں کیا باقی رہا۔ یہودی مجبور تھے۔ ان کی کتابوں میں کاذب کا یہ نشان تھا۔ اب وہ صادق کیونکر تسلیم کرتے؟ جو خود خدا سے دور ہو گیا وہ اوروں کے گناہ کیا اٹھائے گا عیسائیوں کی اس خوش اعتقادی پر سخت افسوس آتا ہے کہ جب دل ہی ناپاک ہو گیا تو اور کیا باقی رہا۔ وہ دوسروں کو کیا بچائے گا اگر کچھ بھی شرم ہوتی اور عقل و فکر سے کام لیتے تو مصلوب اور ملعون کے عقیدے کو پیش کرتے ہوئے یسوع کی خدائی کا اقرار کرنے سے ان کو موت آ جاتی۔ اب کسرِ صلیب کے سامان کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں اور عیسائی مذہب کا باطل ہونا ایک بدیہی مسئلہ ہو گیا ہے جس طرح پر چور پکڑا جاتا ہے۔ تو اول اول وہ کوئی اقرار نہیں کرتا اور پتہ نہیں دیتا مگر جب پولیس کی تفتیش کامل ہو جاتی ہے تو پھر ساتھی بھی نکل آتے ہیں اور عورتوں بچوں کی شہادت بھی کافی ہو جاتی ہے۔ کچھ کچھ مال بھی برآمد ہو جاتا ہے تو پھر اس کو بے حیائی سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہاں میں نے چوری کی ہے۔ اسی طرح پر عیسائی مذہب کا حال ہوا ہے۔ صلیب پر مرنا یسوع کو کاذب ٹھہراتا ہے۔ لعنت دل کو گندہ کرتی اور خدا سے قطع تعلق کرتی ہے۔ اور اپنا قول کہ یونس کے معجزہ کے سوا اور کوئی معجزہ نہ دیا جاوے گا۔ باقی معجزات کو رد کرتا اور صلیب پر مرنے سے بچنے کو معجزہ ٹھہراتا ہے۔ عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ انجیل میں کچھ حصہ الحاقی بھی ہے۔ یہ ساری باتیں مل ملا کر اس بات کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہیں جو یسوع کی خدائی کی دیوار کو جو ریت پر بنائی گئی تھی بالکل خاک سے ملا دیں اور سرینگر میں اس کی قبر نے صلیب کو بالکل توڑ ڈالا مرہم عیسیٰ اس کے لئے بطور شاہد ہو گئی غرض یہ ساری باتیں جب ایک خوبصورت ترتیب کے ساتھ ایک دانشمند سلیم الفطرت انسان کے سامنے پیش کی جاویں تو اُسے صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ اس لئے کفارہ جو عیسائیت کا اصل الاصول ہے بالکل باطل ہے"

(ایضاً ص ۱۷۴-۱۷۵)

۳۔ "پس یاد رکھو کہ یہ وہ حقائق ہیں جو اس وقت خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود پر کھولے ہیں۔ میں پکار کر کہتا ہوں کہ اب خدا کا وقت آ گیا ہے جو کچھ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا تھا اس کے پورا ہونے کا وقت آ پہنچا کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا"

(ایضاً ص ۱۷۵)

محترم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

برصغیر ہند و پاک میں مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

گزشتہ سے پیوستہ سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۳ء

پرتگیزی، فرانسیسی اور انگریز

پرتگیزی جو سب سے پہلے ہندوستان آئے مذہبی جنون میں مشہور تھے۔ جب اسپین کی اسلامی حکومت کا چراغ گل ہوگیا۔ تو یہ لوگ جوش انتقام میں مسلمانوں کے مور اور بربر قبائل کو مسیحیت کا پیغام سنانے افریقہ کا بحری سفر کرنے لگے۔ اس سفر کا محرک مذہبی جنون ہی تھا۔ اسی بحری تگ و دو میں انہیں حسن اتفاق سے ہندوستان کا بحری راستہ معلوم ہوگیا۔ اور یہ اب اسباب تجارت لے کر ہندوستان آنے لگے۔ ابھی تک یورپ کی کوئی دوسری قوم اس راستے سے واقف نہیں ہوئی تھی۔ پرتگیزی اگرچہ ایک نئے ملک اور نئے ماحول میں آئے تھے۔ مگر ان کے مذہبی جوش نے انہیں یہاں بھی نچنت بیٹھنے نہیں دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہسپانوی مسلمانوں کا انتقام مسلمانان ہند سے لینا چاہتے تھے۔ اسپین میں مسلمانوں نے مسیحیوں کو اسلام اور علم و حکمت سے آگاہ کیا تھا۔ اب یہ اسلامیان عالم کو مسیحیت اور مسیحی فلسفہ و افکار کا درس دینا چاہتے تھے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ جب یسوع مسیح، تھوما حواری اور مقدس برتھالمیو کے بعد ہندوستان میں مسیحیت کی تاریخ پرتگیزیوں کی آمد کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے۔ ہم اسے مسیحیوں کا قابل تعریف کارنامہ قرار دیں یا نہ دیں۔ البتہ اس عہد کی اسلامی حکومتیں ضرور قابل تعریف ہیں۔ اسپین میں مسلمانوں کا جس طرح استیصال کیا گیا اور یورپ کی اس چھوٹی سی حکومت کو مٹانے کے لئے جس دغا و فریب اور ظلم سے کام لیا گیا۔ مسلمان حکمران اس سے ناواقف تھے۔ وہ اگر چاہتے تو اپنے قلمرو میں مسیحیوں سے اس کا انتقام لیتے۔ مگر انہوں نے ایسی تنگدلی سے کام نہیں لیا۔ اور مسیحیوں کی نقل و حرکت۔ تجارت اور تبلیغ پر کوئی خاص پابندی عائد نہیں کی۔ بلکہ کبھی کبھی دیندار مسلمان بادشاہوں نے بھی مسیحیت میں دلچسپی لی۔ شاہجہان کے تذکرے میں آتا ہے کہ جب دانشمند خاں مسیحیوں کے زیر اثر آ گیا۔ تو انہوں نے دربار میں ملا عبدالحکیم سیالکوٹی سے ان کا مناظرہ کرایا۔ اگرچہ دانشمند خاں آخر تک مسیحیت کی طرف مائل رہا۔ مگر جہانگیر یا شاہجہاں کسی نے ان کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی۔ اسپین میں مسلمانوں کے ساتھ مسیحیوں نے جو سلوک کیا۔ اس سے انسانیت ابھی تک شرمندہ ہے مسلمانوں کو تبدیل مذہب پر مجبور کیا گیا۔ اسلامی آثار مٹائے گئے۔ مسجدیں گرجوں میں تبدیل کی گئیں۔ اس وقت کی اسلامی حکومتیں اگر چاہتیں تو وہ بھی اپنی مملکت میں مسیحیوں کے ساتھ یہی سلوک کرتیں۔ وہ سقوط اسپین سے آزردہ خاطر ضرور تھے۔ مگر ان کی شرافت نے ان کو ظلم کا بدلہ ظلم سے لینے پر آمادہ نہیں کیا۔ نہ حوادث سے ان کے جذبہ رواداری میں کوئی کمی آئی۔

پرتگیزی مسیحیوں نے مسلمان حکمرانوں کی اس رواداری سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ اس وقت جب ہسپانیہ اور کئی دوسرے ممالک میں اسلام قبول کرنا اور مسجدیں بنانا جرم تھا۔ پرتگیزی مسیحی ہندوستان کی مغلیہ حکومت کو بپتسمہ دینے کی تیاری کر رہے تھے۔ اور جا بجا گرجا گھر بنا رہے تھے۔

واسکوڈی گاما کی آمد کے پورے سو سال تک ہندوستان میں پرتگیزی مسیحی بلا شرکت غیرے تجارت اور مسیحیت کی اشاعت کرتے رہے۔ انہیں جو بحری راستہ معلوم ہو گیا تھا ہمیشہ اسے صیغہ راز میں رکھتے۔ سو سال تک فرانسیسیوں یا انگریزوں کو بحری سفر کا یہ راستہ معلوم نہ ہو سکا۔ ہندوستان میں پرتگالیوں کی یہ سو سالہ تاریخ دراصل مسیحیت کی تاریخ ہے۔

شاہ پرتگال کا فرمان

البوقرق نے جب مملکت بیجاپور کے بعض ساحلی مقامات پر قبضہ کر لیا تو ۱۵۲۹ء میں شاہ پرتگال نے اس چھوٹی سی مسیحی حکومت کے نام جو فرمان بھیجا۔ اس سے پرتگیزی مسیحیوں کی ذہنیت اور ان کے پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ شاہ پرتگال کا فرمان یہ تھا۔ جو گورنر گوا کے نام آیا۔

(۱) اپنی حکومت میں مورتی پوجا بند کرنا ایک عیسائی حکومت کا مین فرض ہے۔

(۲) میرا یہ فرمان ہے کہ تمام مورتیوں کو توڑ پھوڑ ڈالا جائے۔ اور بت بنانے والوں کو قتل کر دیا جائے۔

(۳) جو لوگ عیسائی مذہب قبول کریں ان کے ساتھ مہربانی کا سلوک کیا جائے۔ ان کو مذہب اور دوسری قسم کی تعلیم دینے کے لئے اسکول کھولے جائیں۔ اور جو لوگ عیسائی نہ ہوں ان کو بھی مسیحیت کی تعلیم دی جائے۔

یہ ہندوستان میں پہلی مسیحی حکومت کا آئین ہے۔ آئندہ اس بنیاد پر مسیحی حکومت کا ڈھانچہ کھڑا ہونے والا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ چند چھوٹے چھوٹے خطوں کے علاوہ اور کہیں قدم جمانے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جہاں موقعہ ملا۔ وہاں بھی وہ اپنے ان خوفناک عزائم پر عمل نہیں کر سکے۔ ورنہ آج ہندوستان کا نقشہ کچھ اور ہوتا مسلمانوں کے ہزار سالہ عہد حکومت میں بت پرستی اور بت خانوں پر وہ تباہی نہیں آئی۔ جو یہ پرتگیزی چند دنوں میں ڈھانا چاہتے تھے۔ پھر بھی جہاں تک ان کے وسائل اجازت دیتے تھے۔ اپنے عزائم کو عمل میں لانے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔

ان کی کوششوں میں ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یہ بپتسمہ دینے کے لئے اکے دکے مسافروں کا اغوا بھی کرتے تھے خشکی پر تو ایسے واقعات کم ہوتے مگر سمندر میں جہاں ان کا راج تھا وہاں اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ پرتگیزی کم سے کم دو ہزار ہندوستانیوں کو سمندر سے گرفتار کر کے لے گئے۔

شاہ پرتگال نے اپنے فرمان میں اسکول قائم کرنے کی جو تاکید کی تھی پرتگیزیوں نے اس پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کی چونکہ یہ مسیحیت کو پھیلانے کا سب سے مہذب و کامیاب ذریعہ تھا۔ اور سچ پوچھئے تو ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت میں سب سے نمایاں حصہ مسیحی اسکولوں اور درسگاہوں نے ہی لیا ہے۔

فرانسیسی اور انگریز

پرتگیزیوں کی آمد کے سو سال بعد فرانسیسیوں اور انگریزوں کو بھی ہندوستان کا بحری راستہ معلوم ہو گیا۔ اور اب یہ دونوں قومیں بھی اس راستے پر سفر کرنے لگیں۔ پرتگیزیوں نے ہمیشہ ان کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ اسی بات پر بار بار سمندر میں ان دونوں کے درمیان خونریز جنگیں ہوئیں۔ جن میں پرتگیزیوں کو شکست ہوئی۔ اور اب میدان میں صرف فرانسیسی اور انگریز رہ گئے۔

ان دونوں میں بھی تجارتی رقابت چلی۔ کچھ تو یہ رقابت اور پھر یورپ میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی ہمسایہ جنگ جو کبھی ہولناک صورت اختیار کر لیتی اس سے بھی ان دونوں قوموں کے تعلقات بگڑ گئے۔ سمندر اور خشکی پر جنگیں ہوئیں۔ آخر انگریزوں کے مقابل فرانسیسی میدان ہار گئے۔ اور اب ہندوستان میں صرف انگریز یعنی "ایسٹ انڈیا" ایک ایک با اثر جماعت کے طور پر رہ گئی۔

ایسٹ انڈیا کمپنی

ایسٹ انڈیا کمپنی انگریز تاجروں کی ایک کمپنی ۱۶۰۰ء میں قائم ہوئی اس کے دو ہزار (۲۰۰۰) حصہ دار تھے۔ ۱۶۰۲ء میں ملکہ الزبتھ نے اس کو ہندوستان میں تجارت کرنے کا حق دیا۔ اس چارٹر کی قانونی حیثیت یہ تھی کہ

اپنے آپ پر احسان

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ نے ۱۹۳۷ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر منگواتے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

کی موجودگی میں کوئی دوسرا انگریز انفرادی یا اجتماعی طور پر ہندوستان سے تجارت نہیں کر سکتا تھا۔ ہر بیس سال کے بعد اس ٹھیکے کی تجدید ہوتی تھی اور اس کمپنی کی عمومی نگرانی انگلستان کی پارلیمنٹ کیا کرتی تھی۔ اور کئی نیک دل انگریز ان کی تاجرانہ لوٹ کھسوٹ۔ اخلاقی زوال اور ظلم وستم کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے تھے۔ ہر ٹھیکے کی تجدید کے وقت پارلیمنٹ اس کے اعمال کا محاسبہ کرتی اور اس کے تجارتی طور و طریق کے متعلق معتبر لوگوں کی شہادتیں لی جاتیں ۱۸۳۳ء میں "راجہ رام موہن رائے" کی شہادت بھی لی گئی تھی۔ مگر یہ کمپنی بھی بڑی با اثر تھی۔ ان تمام نگرانیوں کے باوجود اکثر پارلیمنٹ سے اپنی مرضی کی بات منوا ہی لیتی۔

"ایسٹ انڈیا کمپنی" نے سب سے پہلے ۱۶۰۱ء میں ہندوستان کے لئے اپنا تجارتی جہاز بھیجا اس کے عملوں میں زیادہ تر ان پڑھ غریب اور پسماندہ طبقے کے لوگ تھے۔ جو مختصر سی تنخواہ کی لالچ میں سمندر کا ایسا خطرناک سفر اختیار کرتے۔ ہندوستان میں اس وقت دولت مغلیہ کے تخت پر جہانگیر بیٹھا تھا۔ دس سال کے عرصہ میں دو انگریز مسٹر طامس رو اور مسٹر ہاکنس باری باری دربار جہانگیری میں پیش ہوئے۔ جہانگیر مسٹر ہاکنس کی تہذیب و شائستگی سے بہت متاثر ہوا اور اس نے انگریزوں کو ہندوستان میں تجارتی کوٹھیاں بنانے کی اجازت دیدی۔

کمپنی کی طرف سے اشاعت مسیحیّت کی مخالفت

اس کے بعد ہم ہندوستان میں ۱۸۳۳ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی کی تاریخ پڑھتے ہیں تو کہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پرتگیزیوں کی طرح ان انگریز تاجروں کے ساتھ بھی پادری اور مسیحی علماء ہندوستان آئے ہوں سب سے پہلے ۱۷۹۲ء میں "مسٹر دالبر فورس" نے پارلیمنٹ میں اس مضمون کا ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ ہندوستان میں پروٹسٹنٹ عقائد کی تبلیغ اور مسیحی مذہب اشاعت کا بندوبست کیا جائے لیکن اس تجویز کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے بڑی مخالفت کی۔ اس کے ڈائریکٹروں نے مختلف طریقوں سے ممبران پارلیمنٹ کو باور کرایا کہ ہندوستان میں مسیحیت کا فروغ انگلستان کے حق میں مضر ہوگا۔ یہ کمپنی شروع سے اسی پالیسی پر عمل کرتی چلی آرہی تھی۔ یہ ہندوستان میں پرتگیزیوں کے برعکس محض تاجر کے طور پر رہتے تھے اور جالن لوچ کہ کمپنی کے ڈائریکٹر بھی انہیں لوگوں کو ہندوستان بھیجتے جن میں مذہبی جذبہ بہ کم

ہوتا اور سادہ زندگی کے عادی ہوتے۔

پاپائی نظام

پرتگیزیوں اور انگریزوں میں اور ایک فرق تھا۔ یہ دونوں دو الگ الگ مسیحی فرقوں سے تعلق رکھتے تھے شاہ پرتگال پاپائی نظام کا نمائندہ تھا اور انہیں ہندوستان یا دوسرے ایشیائی ممالک میں تجارت کرنے کا حق کسی پارلیمنٹ کی بجائے "پاپائے روم" نے ہی دیا تھا۔ اس نظام میں زندگی بہت سی بندشوں میں گرفتار تھی۔ آزادی عقائد و خیالات کا تصور تک حرام تھا اس نظام میں مسیحیوں کو محدود دنیا میں رکھنے کے لئے ایک محکمہ احتساب قائم کیا گیا تھا۔ اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ کتنے ہی مشہور و معروف سائنسدان محض اس بناء پر اس کے شکنجہ میں کسے گئے کہ ....

...... انہوں نے فلکیات یا طبیعات کے متعلق کوئی ایسی تحقیق پیش کی جو مروجہ مسیحی عقائد سے مختلف تھی۔ برونو اور گلیلیو جنہوں نے کوپرنکس کے نظریہ حرکت زمین کی تائید کی ان میں سے برونو کلیسیا کے حکم سے دھیمی دھیمی آگ میں زندہ جلا دیا گیا اور گلیلیو قید وبند کی مصیبت میں ڈالا گیا۔

پروٹسٹنٹ فرقہ

یورپ کی بہت سی مسیحی قومیں اس پاپائی نظام سے بیزار ہو گئی تھیں اور سولہویں صدی عیسوی میں صدائے احتجاج بلند کر کے اس سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ ان علیحدہ ہونے والوں کو پروٹسٹنٹ یا احتجاجیہ فرقہ کہتے ہیں۔ انگریز اسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ زمانہ یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس کے بعد ہی ۱۶۱۱ء میں پروٹسٹنٹ فرقے کی طرف سے بائبل کا مصدقہ نسخہ شائع ہوا۔

ان لوگوں میں کیتھولک فرقے جیسا مذہبی جنون نہیں پایا جاتا تھا۔ یہ آزاد خیال اور مصلحت اندیش لوگ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ۲۳۲ سال تک ایسٹ انڈیا کمپنی ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت کی مخالفت کرتی رہی۔ وہ اپنی اس پالیسی میں اتنی سخت تھی کہ ۱۷۹۹ء میں جو دو پادری انگلستان سے بنگال آئے وہ "سیرام پور" ٹھہرے جو ان دنوں ڈچوں کے زیر اقتدار تھا۔ تا ایسٹ انڈیا کمپنی کی گرفت سے بچے رہیں۔

جنگ پلاسی اور مسلمانوں کا تعلیمی زوال

۱۷۵۷ء تک ان حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ لیکن جب پلاسی کی جنگ ہوئی اور چند گھنٹوں کے اندر "نواب سراج الدولہ" انگریزوں کے ہاتھ شکست کھا گئے۔ اس دن ہندوستان میں کمپنی کی حیثیت بدل گئی۔ یہ اب ایک حکمران پارٹی بن گئی۔ اس کی اس حیثیت سے اب نئے نئے مسائل کھڑے ہو گئے ان میں ایک مسئلہ تعلیم بھی تھا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہدیداروں کو مسلم دشمنی میں خاص لطف آتا تھا۔ اس نے بنگال کا عنان اقتدار سنبھالتے ہی سب سے پہلے مسلمانوں کی شہ رگ پر حملہ کیا۔ یعنی ان کا تعلیمی نظام درہم برہم کر دیا۔ انگریزوں سے پہلے تعلیمی اخراجات کے لئے مسلمان امراء اور رؤسا بڑی بڑی جاگیریں وقف کر دیا کرتے تھے جس وقت ایسٹ انڈیا کمپنی نے بنگال پر قبضہ کیا اس وقت بنگال کے رقبے کا چوتھائی حصہ تعلیمی درسگاہوں کے لئے وقف تھا۔ اس کمپنی نے یہ ساری زمینیں جو "معافیات" کہلاتی تھیں بحق سرکار ضبط کر لیں اور اب مسلمانوں کے پاس تعلیمی و دینی درسگاہ چلانے کے لئے آمدنی کی کوئی معقول صورت نہیں رہی۔ ۱۸۰۶ء میں ایک مسلمان رئیس حاجی محمد محسن نے پھر مسلمانوں کی دینی درسگاہ کے لئے ایک بڑی جائداد وقف کی جس کو ہنگلی وقف کہتے ہیں۔ انگریزوں نے اس وقف پر بھی قبضہ کر لیا۔ اور درسگاہ اس کی آمدنی سے محروم کر دی گئی۔

پادریوں کی آمد

ہندوستانیوں کے لئے یہ صورت حالات بہت اضطراب انگیز تھی۔ بعض انگریز عہدیدار خصوصاً لارڈ منٹو بھی کمپنی کی اس روش سے بیزار تھے۔ کچھ دنوں کے بعد کمپنی نے بھی اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ ادھر پارلیمنٹ دور دراز سے کمپنی کے اعمال کا جائزہ لے رہی تھی ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۱۲ء میں کمپنی نے ہندوستانیوں کی تعلیم کے لئے ایک لاکھ روپے کی منظوری دی۔ بس کمپنی کا یہ اعلان کرنا تھا کہ وہ پادری جو مسیحیت کی اشاعت کے لئے یہاں نہیں آسکتے تھے اب تعلیم کے بہانے آنے لگے۔ انہوں نے یہاں آکر سکول اور کالج کھولے۔ کلکتہ کا "اینگلو انڈین کالج" بنارس کا "جے نارائن کالج" اور پونا کا "ہندو کالج" انہی دنوں کی یادگار ہے۔ دوسری درسگاہیں جیسے کلکتہ مدرسہ کلکتہ سنسکرت کالج اور آگرہ کالج میں انگریزی کلاسوں کا اضافہ کر دیا گیا۔ ان درسگاہوں میں جو نصاب تعلیم پڑھایا جاتا تھا اس سے طالب علموں کے عقائد کا متاثر ہونا متردد تھا۔

کہتے ہیں کہ ان میں انجیل کی تعلیم لسنڈرنز کے اسکولوں سے بھی زیادہ دی جاتی تھی۔

(باقی)

مرزا عبد الغنی صاحب کی وفات

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب

ہمارے مشفق و مہربان دوست مرزا عبد الغنی صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ درست ہے کل نفسٍ ذائقۃ الموت کہ ہر ایک جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے لیکن یہ بھی درست ہے کہ ایک عزیز جان جو بہت سے متعلقین کو دل و جان سے پیاری ہوتی ہے جب مفارقت اختیار کرتی ہے تو سب کے اندر غم و حزن پیدا کر جاتی ہے۔ ہمارے مرزا صاحب کی مفارقت اگرچہ ان کی ۷۵ سالہ عمر پورا ہونے کے وقت ہوئی ہے مگر ان کی جدائی اسی طرح محسوس ہو رہی ہے جس طرح کوئی شخص جوان عمری میں فوت ہو گیا ہے۔

یہ کیفیت دراصل ایسے وجودوں کی وفات کے وقت پیدا ہوتی ہے جو تا دم زیست لوگوں کیلئے مشفق و مہربان بنے رہتے ہیں۔ ہمارے بھائی مرزا عبد الغنی صاحب بھی ایک محبوب ہستی تھے۔ انہیں مصلحت الٰہی نے ہم سے جدا کر دیا اور وہی ذات باریتعالیٰ حقیقی حکیم ذات ہے ہم اس کے فیصلہ کے ساتھ متفق ہیں لیکن اسکے حضور عاجزانہ عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمارے متوفی کے ساتھ عفو و غفر کا سلوک فرمائے اور اپنی رحمتوں سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواستِ دعا

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور

خاکسار کافی مدت سے دل کی شدتِ دھڑکن اور کھانسی اور گلے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ آجکل بہت تکلیف وہ کھانسی ہو رہی ہے اور ایک مہینہ سے متواتر جاری ہے کسی علاج سے کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہوا اب ڈاکٹر نے زیادہ بولنا بھی منع کر دیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے اس عاجز کی درخواست ہے کہ خاکسار کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

خلیفہ صباح الدین احمد صاحب دارالیمین ربوہ

والدِ محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم

(۲)

اس پر سب نے کہا کہ ہمارا ابھی یہی عقیدہ ہے مگر آپ مرزا صاحب (علیہ السلام) کو نبی مانتے ہیں۔ آپ نے جواب میں بتایا کہ جو شخص قرآن کریم کو مانتا ہے اور احادیث پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ مسیح کی آمد ثانی پر بھی ایمان رکھے۔ آپ نے پھر قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ یہی زمانہ مسیح کی آمد کا ہے کیا آپ قرآن کریم کی ان آیات اور احادیث سے انکار کرتے ہیں؟ سب نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے کہا۔ اب آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ آپ قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو درست سمجھیں یا غلط میرے خیال میں آپ غلطی خوردہ ہیں کیونکہ آپنے امام وقت کو نہیں پہچانا یہ حقیقت ہے کہ جب میں قرآن کریم اور احادیث پر ایمان رکھتا ہوں صرف ایمان ہی نہیں بلکہ عمل بھی کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو اس کے ہر نقطہ اور پیشگوئی کا میں اقرار کر رہا ہوتا ہوں لیکن آپ ان پیشگوئیوں کے ایک حصہ کا انکار کر رہے ہیں جو مسیح موعود کی آمد سے متعلق ہیں۔ اب فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے کہ منکر میں ہوں یا آپ؟ آپ کی اس تقریر کا اتنا اثر ہوا کہ ایک عالم نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے آپ کے اور آپ کے عقائد کے بارہ میں غلط خیال کیا تھا۔ اب ہم سمجھ چکے ہیں آپ بخوشی اپنا کام کریں ہم آپ سے تعاون کریں گے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ نے آپ کو اتنا اثر اور عزت دی کہ فسادات کے دنوں میں اندگرد کے تمام مسلمانوں کے علاقوں نے آپ کو حفاظتی کمیٹی کا صدر بنایا آپ نے ایسے انتظامات کئے کہ جب تک آپ وہاں موجود رہے قرول باغ بیرم خاں اور جامعہ مسجد کے علاقوں کے مسلمان خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہے۔

لاہور میں سیٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے آپ کو ایک بڑی فیکٹری الاٹ کی گئی فیکٹری کے اوپر کے حصہ میں رہائشی فلیٹ تھا۔ آپ وہاں جاکر قیام فرماتے۔ ایک رات آپ نے مجھے بیدار کیا اور فرمانے لگے ابھی سامان وغیرہ تیار کرو صبح میں فیکٹری چھوڑ رہا ہوں۔ میرے وجہ دریافت کرنے پر فرمایا مجھے خدا تعالےٰ نے بتایا ہے کہ فیکٹری ہمارے لئے برکت کا موجب نہیں ہوگی۔ اگلے ہی روز آپ نے سیٹلمنٹ کمشنر کو خط لکھا۔ فیکٹری واپس کی اور ربوہ تشریف لے آئے ربوہ میں مستقل رہائش رکھنے سے قبل ہم ماڈل ٹاؤن لاہور میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن والد صاحب نے فرمایا۔ مجھے خواب آئی ہے کہ لاہور میں قیام بچوں کی تربیت کے لئے اچھا نہیں۔ اسلئے اب ہم ربوہ چلتے ہیں۔ آپ اسی روز ربوہ تشریف لائے۔ زمین خرید کر مکان کی تعمیر شروع کروائی اور نامکمل مکان میں ہی ہم سب کو لے آئے فرمانے لگے یہاں رہنا زیادہ ضروری ہے۔ مکان بعد میں مکمل ہوتا رہے گا۔ سلسلہ کے خلاف کوئی بات بھی برداشت نہ کرسکتے تھے۔ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اطاعت اور سلسلہ سے پوری طرح وابستگی ہی دونوں جہانوں کی کامیابیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اپنی بڑی ہمشیرہ حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالےٰ عنہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ اکثر ربوہ سے باہر جانے سے قبل ان کی خدمت میں جاتے کسی کام یا کسی چیز کی ضرورت کے متعلق دریافت کرتے ایک دن کسی کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد صاحب حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا تھا۔ آپ جب بھی قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو حضرت ام ناصر سے کسی چیز وغیرہ کے متعلق دریافت فرماتے جو بھی آپ فرمائیں اسے مقدم رکھتے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے آپ کا تعلق شروع سے ہی تھا حضرت میاں صاحب رضؓ ہمیں فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے والد میرے بھائی ہیں۔ بعض احباب نے آپ سے حضرت میاں صاحب رضؓ کی سیرت پر مضمون لکھنے کو کہا۔ آپ جب بھی لکھنے بیٹھتے۔ بسم اللہ سے آگے کچھ نہ لکھ سکتے تھے۔ آپ پر رقت طاری ہو جاتی تھی محترم والد صاحب حضرت میاں صاحب سے گھنٹوں باتیں کرتے رہتے گفتگو کا موضوع عموماً سائنس اور فلسفہ اور قرآن کریم کی تفسیر ہوتا تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اکثر آپ کو یاد فرمایا کرتے بعض دفعہ دن میں کئی بار۔ آپ جس حالت میں ہوتے خواہ بخار ہو یا کوئی اور تکلیف فوراً ملاقات کے لئے چلے جاتے۔ حضور کی بیماری نہ دیکھ سکتے تھے بیماری کے دوران جب بھی ملاقات کی غرض سے جاتے واپسی پر آپ کی حالت غمگین ہوتی۔ سب کو دعا کے لئے کہتے خود بھی نہایت سوز کے ساتھ دعائیں کرتے۔ فرمایا کرتے تھے حضور کو قادیان جانے کی بہت خواہش ہے جس کے لئے میں بہت دعائیں کرتی چاہئیں۔ آپ جن بزرگوں کو بھی ملتے سب سے پہلے حضور اور قادیان کے لئے دعا کرنے کو کہتے ایک دفعہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں کسی نے غلط فہمی کی بناء پر آپ کی کوئی شکایت کی اس پر حضور نے فرمایا۔ انہیں میں نے پالا ہے اور ان کو میں تم لوگوں سے بہتر جانتا ہوں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضور کو آپ پر کتنا اعتماد و اعتبار تھا۔

محترم والد صاحب کو علمی شغف بہت تھا ہر وقت مطالعہ کرتے نظر آتے یہاں تک کہ اپنے تجارتی کام پر ہوتے یا کسی اور کام پر کوئی نہ کوئی کتاب آپ کے زیر مطالعہ ضرور ہوتی۔ زیادہ تر سائنس فلسفہ اور نفسیات کے علوم کا مطالعہ کیا کرتے تھے سائنس کی رو سے قرآن کریم کی تفسیر آپ کا خاص موضوع تھا جس کے نوٹس موجود ہیں تنہائی میں پڑھائی کے عادی تھے مختلف مسائل پر غور کرتے رہتے اور مضمون بھی تحریر فرماتے تھے بعض اوقات کسی مشکل مسئلہ پر غور کرنے اور مطالعہ کرنے کی غرض سے آپ دریا پر چلے جاتے اکثر بعض دفعہ آپ سارا سارا دن مطالعہ میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آپ کو کھانے وغیرہ کے وقت کا بھی احساس نہ ہوتا اس گہرے مطالعہ نے آپ کی صحت پر بہت برا اثر ڈالا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو سائنس فلسفہ اور نفسیات کے بارے میں علم بھی بہت دیا تھا ایک دفعہ مصر کے سائنس دان ڈاکٹر نگری نے ایک مذاکرے میں آپ کی تعریف کی آپ ڈارون کے نظریہ ارتقاء اور اسی طرح دوسرے نظریات جو زندگی کو اتفاقی اور حادثاتی بتاتے ہیں۔ کے متعلق خاص تحقیق کر رہے تھے اس بارے میں جدید لٹریچر آپ کے زیر مطالعہ رہتا تھا آپ ان نظریات کا رد خود سائنس اور قرآن کریم سے کرتے تھے۔

آپ ایک کتاب زندگی کی ابتداء زمین کی پیدائش انسانی زندگی کا مقصد اور فلسفہ اور نفسیات کے مضامین پر مشتمل

RELIGION AND SCIENCE

کے موضوع پر تحریر فرما رہے تھے جو کہ بہت حد تک مکمل ہو چکی تھی۔ نظر ثانی کے بعد انشاء اللہ شائع کروا دی جائے گی۔ اس کتاب کے کچھ حصے سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ریویو آف ریلیجنز اور اور بعض دوسرے مضامین الفضل اور خالد میں بھی شائع ہو چکے ہیں

WORLD SCIENCE — اسی طرح

COLLOQUIUM سائنس کلوکیم۔

کے موقعہ پر نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے آپ کے مضامین پر مشتمل ٹریکٹ

ISLAMS ATTITUDE

TOWARDS SCIENCE

ISLAMIC CULTURE اور

کے عنوانات سے شائع ہو چکے ہیں بہت سے مضامین غیر مطبوعہ ہیں جو ایک ہزار صفحات کے لگ بھگ ہیں آپ کی تقاریر اس تحقیق کے بارے میں کئی موقعوں پر ہوئیں چنانچہ تھیوسافیکل ہال کراچی۔ وائی ایم سی اے لاہور۔ ٹی آئی کالج ربوہ اور جامعہ احمدیہ میں آپ کی تقاریر ہوئیں جن کی مقبولیت کی وجہ سے پاکستان سائنس کانفرنس میں آپ کو بطور نمائندہ مدعو کیا۔ اردو میں قادیان سے آپ کی دو تین کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں مذہب اور سائنس اور فلسفہ مذہب خاص طور پر مشہور ہیں۔ خدا تعالےٰ سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے باقی مضامین بھی نمایاں رنگ میں شائع کرسکیں۔

ہر جگہ جہاں بھی کسی کو آپ کی ضرورت ہوتی آپ بلا توقف حتی المقدور اس کی مدد فرماتے۔ بیسیوں احباب نے مجھے بتایا کہ آپ ان کی مالی مدد کیا کرتے تھے جس کا کسی کو علم نہیں تھا۔ اگر کسی مستحق کو ملتے تو اس کی مدد کرنے کی کوشش کرتے اس غرض سے ہمیشہ اپنے پاس دوائیں رکھا کرتے تھے (ہومیو پیتھک دوائیاں) دارالیمن کے کئی احباب دوائیوں سے فائدہ اٹھاتے اس سے آپ کا مقصد صرف خدمت خلق تھا بعض اوقات آپ قیمتی دوائیاں بھی دے دیتے تھے ڈو تین ماہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں رہے یہاں آپ مطالعہ میں مشغول رہتے اور مریضوں کا علاج کرتے خدا تعالےٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء دی تھی۔ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر میں بھی آپ مریضوں کا علاج کرتے رہے آپ کے پاس روزانہ بیسیوں مریض آتے سوائے قیمتی دوائی کے کسی دوائی کی قیمت نہ لیتے تھے

ایک روز سیلاب کے دنوں میں دارالنصر کے ایک صاحب کا بچہ گم ہو گیا جو باوجود تلاش کے نہ ملا۔ کچھ لڑکوں سے معلوم ہوا کہ وہ پہاڑی پر پھر رہا تھا جہاں اس وقت سؤر سیلاب کی وجہ سے آئے ہوئے تھے اور کئی آدمیوں پر حملہ بھی کر چکے تھے۔ محترم والد صاحب نے مجھے اور چند ایک خدام کو اس کی تلاش کو بھیجا پھر خود بھی دریا پر پہنچ گئے آخر کافی تلاش کے بعد لڑکے کی نعش پہاڑی کے اوپر ملی جس کو سؤر نے حملہ کر کے زخمی کرنے کے بعد ایک چٹان سے نیچے دھکیل دیا تھا جس کے باعث اس کی موت واقع ہو گئی گرمیوں کے دن تھے اور کافی عرصہ گزر جانے کی وجہ سے نعش میں سے بدبو آرہی تھی کوئی اسے اٹھانے کی ہمت نہ کرتا تھا آپ نے چند خدام کو اس کے لانے کا حکم دیا ہم چار خدام پہاڑ پر چڑھ کر اسے لے کر آئے پولیس مصر تھی کہ نعش کا پوسٹ مارٹم ہونا چاہیئے کہ زخم کے نشان اور دوسرے لوگوں کی گواہی ظاہر کر رہی تھی کہ موت سؤر کے حملہ کے باعث ہوئی ہے نعش کی حالت ایسی تھی کہ اسے چند منٹ بھی رکھنا مشکل نظر آتا تھا آپ نے اپنی ذمہ داری پر پولیس سے نعش دفنانے کی اجازت لی اور ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کا وعدہ کیا۔ خود قبرستان تشریف لے گئے اور نعش کو دفنا کر واپس آئے۔

(باقی ہے)

تدریجی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

(مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال)

یوں تو ہر سال کے شروع میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی نسبتاً کم ہوتی ہے۔ اور جوں جوں وقت گزرتا ہے۔ وصولی کی رفتار بڑھتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ سال ختم ہونے سے پہلے اکثر جماعتیں اپنے بجٹ پورے کر لیتی ہیں۔ لیکن اس سال ان چندوں کی وصولی میں کچھ زیادہ کمی نظر آتی ہے یہاں تک کہ سال رواں میں چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی کل رقم جو یکم مئی سے لے کر ۳۰ جولائی تک وصول ہوئی ہے وہ گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی وصولی سے بھی کسی قدر کم ہے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقرر کردہ منزل پچیس لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہر سال ہماری وصولی میں نمایاں اور معتدبہ اضافہ ہوتا رہے۔ اور عملاً گذشتہ کچھ سالوں سے خاطرخواہ اضافہ ہوتا بھی رہا ہے

اس کمی کا تجزیہ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ بیشتر جماعتوں کی سال رواں کی وصولی گذشتہ سال کی وصولی سے زیادہ ہے۔ حالانکہ اس سال موسم کی خرابی کی وجہ سے کئی علاقوں میں فصل ربیع کے اٹھانے میں غیر معمولی تاخیر ہو گئی تھی۔ پھر بھی زمیندارہ جماعتوں کی وصولی میں کوئی خاص کمی نہیں ہوئی البتہ بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں کی وصولی میں نمایاں کمی ہے۔ جس نے مجموعی وصولی کو کمی میں بدل دیا ہے ایسی جماعتوں کے عہدہ داروں کو خطوط کے ذریعہ بھی توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اور معاً کسی اس اعلان کے ذریعہ بھی تمام جماعتوں کے احباب اور عہدیداروں سے خصوصاً ان جماعتوں کے عہدیداروں سے جن کا نام مندرجہ ذیل فہرست میں شامل نہیں درخواست کرتا ہے کہ ان لازمی چندوں کی وصولی کے لئے زیادہ توجہ اور محنت سے کوشش شروع کر دی جائے۔ کیونکہ سال میں سے دو ماہ اوپر عرصہ گذر چکا ہے اور فصل ربیع بھی اٹھائی جا چکی ہے۔ اس لئے اگر جلد اس کمی کو نمایاں اور معتدبہ بیشی میں نہ بدلا گیا تو بعد میں اسے پورا کرنا مشکل ہوتا چلا جائے گا اور ممکن ہے کہ بعض احباب چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے ہی محروم رہ جائیں۔

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے۔ اکثر جماعتوں کی وصولی گذشتہ سال سے بہتر ہے بلکہ بہت سی جماعتیں اپنا تدریجی بجٹ بھی پورا کر چکی ہیں یا اس کے قریب وصول کر چکی ہیں یعنی سالانہ بجٹ کا چھٹا حصہ وصول کر چکی ہیں۔ حالانکہ شروع سال میں ان چندوں کی وصولی تدریجی بجٹ سے عموماً کم ہوا کرتی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ جو جماعتیں تدریجی بجٹ پورا کر چکی ہیں ان کی فہرست نیچے درج ہے۔ اور بزرگان سلسلہ۔ صحابہ کرام اور دیگر تمام احباب سے التماس ہے کہ وہ ان جماعتوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرماویں۔ اور دوسری جماعتوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ وہ بھی جلد از جلد اپنے چندوں کی وصولی کی رفتار کو بڑھا کر صف اول میں جگہ حاصل کر لیں۔ آمین

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ا۔ سو فیصدی تدریجی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ :۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ دارالنصر شرقی ربوہ۔ دارالنصر غربی ربوہ باب الابواب ربوہ۔ چک 297/ج ب۔ سمندری

ضلع سرگودھا :۔ جوہر آباد۔ قائد آباد۔ چک 20/ش سکھا نوالی۔ چک 33/جنوبی۔ چک 42/جنوبی چک 87-86/ش۔ چک 88/ش۔ چک 98/ش۔ چک 167-168/ش۔ منگلا۔ راوہ۔ سلانوالی بھلہ

ضلع میانوالی :۔ چک 37/ٹی ڈی۔ احمد یا نوالہ۔

ضلع لائلپور :۔ چک 88/ج ب ایم۔ ایل بسیانہ۔ چک 131/ج ب تولنڈی۔ چک 30/ج ب چنن پور۔ چک 86/ج ب دھول ماجرہ۔ چک 245/ب کرتار پور۔ چک 230/ب درم پور چوہلہ۔ چک 72/ج ب رڑی والی ور چک 333/ج ب دھیروکے۔ چک 287/ج ب پلاسور۔ چک 591/گ ب گنگا پور۔ چک 77/ر ب سوہلی چک 55/ر ب برج۔ چک 52/گ ب۔ چک 279/گ ب۔ چک 203/گ ب

ضلع لاہور :۔ دہلی دروازہ لاہور۔ ریلوے لائن لاہور۔ اسلامیہ پارک لاہور۔ کوچہ چابکسواراں لاہور ۔ ہنجو کی منڈی

ضلع شیخوپورہ :۔ آئینہ کرم پورہ۔ چک 31/ہوڈو۔ بھینی شرقپور۔ کوٹ دیا لداس۔ چک 5/... بلہڑکے۔ محبوبیوال۔ ڈھابان سنگھ۔ آدم پور

ضلع گوجرانوالہ :۔ پنڈی بھٹیاں۔ امین آباد۔ پیرکوٹ متصل احمد نگر۔ رسول نگر۔ چک پٹھان چک چٹھہ۔ منڈیالہ وڑائچ۔ کھیوانوالہ۔ اکال گڑھ

ضلع سیالکوٹ :۔ بھاگووال۔ بھاگو بھٹی۔ بھاڈیوالہ۔ کھرپا۔ منڈیکی گھیریاں۔ گھنوکے ججہ گھٹیالیاں اسکول۔ مالوکے بھگت۔ جامکے۔ ڈسکہ۔ سمبڑیال۔ پسرور۔ دولت پور نوشہرہ گگڑیاں۔ بھگو بھٹی۔ بریک مرالی۔ علیپور والی۔ چک قریشیاں۔ بڈوملی۔ چونڈہ کے منگرے گدیاں۔ کوٹ پدیا۔ من باجوہ۔ گوندالہ۔

ضلع گجرات :۔ ملکوال۔ عالم گڑھ۔ دھوریہ۔ پیرانوالہ۔ گھیٹر

ضلع جہلم :۔ خورنڈ۔ مجون —— آزاد کشمیر :۔ بھمبر۔ مظفر گڑھ۔

ضلع اٹک :۔ لارنس پور۔ کسران —— ضلع ہزارہ :۔ بالاکوٹ

ضلع مردان :۔ مردان شہر —— ضلع پشاور :۔ پچی

ضلع مظفر گڑھ :۔ علی پور گھلواں۔ چک 93/ٹی ڈی اے

ضلع ملتان :۔ منڈی بورے والا۔ میاں چنوں۔ چک 357/WB چاہ شیخواہ۔ چک 5/... بستی خدابخش

ضلع منٹگمری :۔ عارف والا۔ پاکپتن۔ دیپالپور۔ منڈی گوگیرہ۔ چک 137/9-L۔ چک 50/12-L چک 285/EB۔ چک 113/11-L۔

ضلع بہاولنگر :۔ چک 166/... چک 168/... چک 169/... چک 223/9-R۔ چک 121/... چک 18/9-R۔ چک 206/... چشتیاں

ضلع بہاولپور :۔ اوچ شریف۔ چک 63/B

ضلع رحیم یارخان :۔ رحیم یارخان شہر۔ چک 47/P ماڈل ٹاؤن۔ چک 20/MP بستی شادی

خیرپور ڈویژن :۔ خیرپور میرس۔ گوٹھ نتھے خان۔ نواب شاہ۔ دیہہ چھپاپٹ۔ گوٹھ داد خان چانڈیہ۔ قاضی احمد۔ قادسیہ

حیدر آباد ڈویژن :۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ حبیس آباد۔ چک 30/... چک 24/الف کاچیلو ظفر آباد اسٹیٹ دیہہ دوٹکا۔ بدین۔ سندو جام

بلوچستان :۔ فورٹ سنڈیمن۔ قلات۔ مشرقی پاکستان :۔ منشی گنج۔ کھلنا

ب۔ اسی فیصدی سے اوپر تدریجی بجٹ پورا کرنیوالی جماعتیں

ضلع جھنگ :۔ دارالرحمت فیکٹری ایریا ربوہ۔ دارالبرکات ربوہ۔ دارالیمن ربوہ

ضلع سرگودھا :۔ سرگودھا چھاؤنی

ضلع لائلپور :۔ چک 34/ج ب سرشمیر روڈ۔ چک 223/گ ب کلیان پور۔ چک 19/ر ب لاٹھیانوالہ سمندری۔ ماموں کانجن۔ چک 107/ر ب شرقی غربی

ضلع لاہور :۔ نیلا گنبد لاہور۔ سنت نگر لاہور۔ بھاٹی گیٹ لاہور۔ راوی روڈ۔ اچھل گروکے دارجہ جنگ —— ضلع شیخوپورہ :۔ سید والہ۔ چک 53/... بھیکی۔ چک 119/... گرمولہ

ضلع گوجرانوالہ :۔ قیام پور۔ ڈیرہ یوالہ

ضلع سیالکوٹ :۔ سمبڑیال۔ پیارڈنگ اوچہ۔ بہلولپور۔ دھرگ۔ پنڈی بھاگو۔

ضلع گجرات :۔ گوٹریالہ —— آزاد کشمیر :۔ درگیاہ جٹاں۔ گلگت

ڈیرہ غازیخان :۔ بستی مندرانی۔ بستی بہرانی

ضلع مظفر گڑھ :۔ شہر سلطان۔ جتوئی۔ چک 226/T.D.A.

ضلع ملتان :۔ کھاد فیکٹری۔ سلیمی۔ حسن پور۔ کوٹھیوالہ چاہ جیون سنگھ

ضلع منٹگمری :۔ اوکاڑہ۔ گوگومنڈی۔ رینالہ اسٹیٹ۔ ڈولہر چند۔ چک 2/5/E.B

ضلع بہاولنگر :۔ بہاولنگر شہر۔ چک 55/... ہارون آباد

ضلع بہاولپور :۔ چک 89/B منڈی یزمان۔ ضلع رحیم یارخاں :۔ چک 123/NP میرزہ خیرپور ڈویژن :۔ جیکب آباد۔ انور آباد —— بلوچستان :۔ سبی

ج۔ ان جماعتوں کی وصولی تدریجی بجٹ کے قریب تو نہیں پہنچی لیکن گذشتہ سال سے نمایاں طور پر زیادہ ہے

ضلع جھنگ :۔ دارالرحمت غربی ربوہ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ جھنگ شہر۔ جھنگ صدر (مگھیانہ)

ضلع سرگودھا :۔ چک 99/... چک 46/... چک 12/... ادرحمہ۔ چک 6 پنیار۔ چک 32-31/...

ضلع میانوالی :۔ داؤد خیل۔ لیاقت آباد

ضلع لائلپور :۔ چک 121/ج ب گوکھووال۔ چک 209/ر ب۔ چک 219/ر ب گنڈا سنگھ والا۔ ڈبہ ٹیک سنگھ چک 295/گ ب بیریانوالہ۔ چک 297/ج ب۔ چک 675/گ ب

ضلع لاہور :۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ محمد نگر لاہور۔ چک 7 علی پور

ضلع شیخوپورہ :۔ سانگلہ ہل۔ بیگم کوٹ۔ نانو ڈوگر۔ رڑھ بادچال۔ چک 292/... دام پور ذخیرہ

ضلع گوجرانوالہ :۔ پریم کوٹ۔ گوجرانوالہ شہر۔ امین آباد۔ تترگڑھ۔ گرمولہ ورکاں۔ کوٹ ...

ضلع سیالکوٹ :۔ ڈسکہ۔ دبیرکے۔ رائے پور حامد آباد۔ پنڈی بھاگو۔ ڈیریانوالہ۔ ڈوگر گھمن

ضلع گجرات :۔ کھاریاں۔ شیخ پور۔ دھیرکے کلاں۔ شادیوال۔ فتح پور۔ گھیٹر۔ ککے۔ مرالہ

ضلع جہلم :۔ جہلم شہر۔ آزاد کشمیر :۔ میرپور

ضلع راولپنڈی :۔ راولپنڈی شہر۔ واہ کینٹ —— ضلع اٹک :۔ کیمبل پور

(باقی ملک پر)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کوئٹہ ۱۷ جولائی ۔ مسٹر اختر حسین سفیر پاکستان متعین ایران نے ایک بیان میں کہا ایران کی حکومت اور ایرانی عوام پاکستان کے اس مطالبہ کے حامی ہیں کہ کشمیر کا جھگڑا منصفانہ اور آبرومندانہ طریقے سے نپٹایا جائے ایرانی عوام کو کشمیر کے مسئلہ پر پاکستانیوں سے ہمدردی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ جھگڑا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق نپٹایا جائے ایرانی عوام پاکستان کے بارے میں دوستانہ اور برادرانہ جذبات رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پاکستان اور ایران صدیوں سے مذہب اور مشترک ثقافت کے رشتوں سے منسلک ہیں۔

● ۔ کراچی ۱۷ جولائی ۔ کراچی کے باخبر حلقوں نے کہا ہے کہ بھارتی لیڈروں کا یہ بیان حقیقت کا منہ چڑانے کی حیثیت رکھتا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے درمیان سفارتی تعلقات موجود نہیں یہ حلقے مسز لکشمی مینن نائب وزیر خارجہ بھارت کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جو انھوں نے کویت میں دیا ہے باخبر حلقے کہہ رہے ہیں کہ بھارتی لیڈر عرب ملکوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ اسرائیل سے ان کے سفارتی تعلقات قائم نہیں ہیں حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ بمبئی میں اسرائیل کا قونصل خانہ موجود ہے۔

اسرائیل کی طرف سے بھارت کے لئے اسلحہ فراہم کرنے کا وعدہ کیا جا چکا ہے چنانچہ حال ہی میں ایک اسرائیلی افسر نے نئی دہلی میں کہا کہ اسرائیل بھارت کے لئے چھوٹی توپیں اور بم فراہم کرے گا

● ۔ نئی دہلی ۱۷ جولائی ۔ باخبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق آسام اور تری پورہ میں دوسری مرتبہ سیلاب آنے سے تین سو سے زیادہ دیہات زیر آب آ گئے جس سے بھاری مالی نقصان ہوا ہے اب تک صرف دو افراد کے غرقاب ہونے کی اطلاع ملی ہے تقریباً پانچ سو مربع میل کے علاقہ میں کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ متعدد اضلاع میں سڑکوں کو نقصان پہنچنے سے ٹریفک میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔

● ۔ ایک اطلاع کے مطابق آئندہ اکتوبر سے کراچی میں پبلک بوتھ سے کی جانے والی ٹیلیفون کالوں پر تیرہ پیسے کی بجائے بیس پیسے ادا کرنے پڑیں گے اور ٹیلیفون میں دو پرانے آنے ڈالنے کی بجائے دس دس پیسے کے دو نئے سکے ڈالے جائیں گے ۔ حکومت نے یہ اقدام اس لئے کیا ہے کہ ٹیلیفون کے نظام کو نئے اعشاری سکوں میں ہم آہنگ کیا جا سکے ۔ تاہم پرائیویٹ ٹیلیفون رکھنے والے اس سے متاثر نہیں ہوں گے ان سے ٹیلیفون کا بل تیرہ پیسوں کے حساب سے ہی وصول کیا جائے گا

● ۔ نئی دہلی ۱۷ جولائی ۔ آج بھارت کا سولہ رکنی وفد عازم ماسکو ہو گیا تاکہ روس سے بری اور فضائی فوج کے لئے ہتھیار خریدنے کی بات چیت کر سکے اس وفد میں بری فوج اور فضائیہ کے اعلیٰ افسر شامل ہیں

اس وفد کی قیادت کے فرائض دفاعی اور اقتصادی رابطہ کی وزارت کے سیکرٹری مسٹر ایس اے لنگم انجام دے رہے ہیں یہ وفد ۱۵ دن تک روس میں رہے گا اس کے بعد عازم چیکوسلواکیہ ہو جائے گا تاکہ اس ملک سے بھی اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کر سکے

● ۔ رحیم خاص ۱۷ جولائی ۔ گزشتہ روز یہاں شفاخانہ حیوانات میں ایک خاکروب نہ صرف ایک خطرناک سانپ سے بچ گیا بلکہ وہ سانپ بھی معجزانہ طور پر خود بخود شیشے کی ایک بوتل میں بند ہو گیا بیان کیا گیا ہے کہ شفاخانہ حیوانات کے ڈاکٹر اپنے کوارٹر کے اوپر ایک برساتی بنا رہے تھے اور شفاخانہ کے دو ملازم محمد دین اور سوہن خاکروب اینٹیں اکٹھی کر رہے تھے اچانک اینٹوں کے ڈھیر میں سے ایک دو فٹ لمبا سیاہ رنگ کا خطرناک سانپ نکل کر سوہن خاکروب پر حملہ آور ہوا سوہن بھاگ کر ہسپتال کے ہال کمرہ میں چلا گیا ۔ مگر سانپ بھی برابر پیچھا کر رہا تھا ۔ اس دوران میں سوہن کو سانپ کو ہلاک کرنے کے لئے کوئی چیز نہ مل سکی البتہ ایک بہت بڑی خالی بوتل اس کے ہاتھ آ گئی جونہی سانپ نے کود کر سوہن پر حملہ کیا اس نے بوتل آگے کر دی سانپ بوتل میں سیدھا تیر کی طرح آن ٹپکا اور دوسرے ہی لمحہ سوہن نے بوتل کو کارک لگا دی ۔ دو دن زندہ رہنے کے بعد یہ سانپ بوتل میں ہی ہلاک ہو گیا

● ۔ ماسکو ۔ مسز اندرا گاندھی ۱۹ جولائی کو روس کے دو ہفتہ کے دورے پر یہاں پہنچ رہی ہیں آپ وزیر ثقافت مسٹر فرتسیوا کے ہاں قیام کریں گی مسز اندرا گاندھی ۲۱ جولائی کو یہاں ایک بھارتی نمائش کی افتتاحی تقریب میں بھی شرکت کریں گی۔

راولپنڈی ۱۷ جولائی ۔ کل قومی اسمبلی میں پارلیمانی سکرٹری برائے امور خزانہ مسٹر محمد حنیف نے ایوان کو بتایا کہ سات اکتوبر ۱۹۵۸ء سے ۳۱ مئی ۱۹۶۲ء تک پاکستان کے مختلف علاقوں میں دو لاکھ تیس ہزار آٹھ سو ستر تولہ سمگل شدہ سونا پکڑا گیا اور اسے حکومت نے ضبط کر لیا ۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہ بات مسٹر منظور الحق کے ایک سوال کے جواب میں بتائی۔

● ۔ نئی دہلی ۱۷ جولائی ۔ بھارتی افسروں کے بیان کے مطابق گزشتہ ہفتہ کے دن بندرگاہ کلکتہ میں انیس پاکستانی شہریوں کو اس الزام میں گرفتار کر لیا کہ وہ پاسپورٹ کے بغیر بھارتی علاقے میں گھس آئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان میں سے تین کے پاسپورٹ تو تھے لیکن وہ بوگس تھے اس اثناء میں مسٹر لال بہادر شاستری وزیر داخلہ بھارت نے الہ آباد میں کہا ہے کہ اس وقت بھارت میں ساٹھ ہزار پاکستانی مسلمان موجود ہیں آپ نے کہا آسام مغربی بنگال اور تری پورہ میں جو پاکستانی مسلمان گھس آئے ہیں وہ ان کے بالکل علاوہ ہیں۔

● ۔ لاہور ۱۷ جولائی ایک سرکاری اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان کا پانی و بجلی کا ترقیاتی ادارہ واپڈا ۔ اس سال مارچ تک ۴۲ کروڑ ۲۷ لاکھ ۵۸ ہزار ۹۳۰ روپے کے غیر ملکی قرضے چکا تھا ان میں سے ۱۹ کروڑ ۷ لاکھ ۸۵ ہزار سات سو روپے امریکہ کے ترقیاتی قرضہ فنڈ ۔ ۴ کروڑ ۵۵ لاکھ ۴۶ ہزار سات سو روپے جرمنی ۔ ایک کروڑ چھ لاکھ ۴۸ ہزار روپے برطانیہ کے اور باقی دو لاکھ ساڑھے انتالیس ہزار روپے بین الاقوامی ترقیاتی ادارہ سے ملے تھے واپڈا مغربی پاکستان کو سال رواں میں بیس کروڑ روپے چھ لاکھ روپے کی مالیت کے قرضے ملنے کی توقع ہے جس کے سبب اس سال کے آخر تک قرضوں کی مالیت ۴۴ کروڑ ۹۰ لاکھ روپے ہو جائے گی۔

● ۔ بیروت حکومت پاکستان نے فلسطین کے مہاجرین کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کے تارکین وطن کے ادارے کو ۱۲ ہزار ڈالر کا عطیہ دیا ہے ۱۹۵۰ء سے اب تک پاکستان کی حکومت اس ادارے کو ۵ لاکھ ۲۰ ہزار ۵۰۶ ڈالر دے چکی ہے

● ۔ دمشق ۱۷ جولائی ۔ یہاں ایک نیا روزنامہ "الثورہ" جاری ہوا ہے ۔ اسے نشر و اشاعت کے سرکاری ادارے نے نکالا ہے اس کے پہلے شمارے میں کہا گیا ہے اب عرب عوام اپنے مقاصد کا زیادہ شعور رکھتے ہیں اور اپنی جدوجہد میں زیادہ پرعزم ہیں انقلاب عوام پر بھروسہ کر سکتا ہے ۔ اسے ملا کر دمشق سے نکلنے والے روزناموں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔

(بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں بقیہ ۶)

ضلع کوہاٹ :۔ کوہاٹ شہر ضلع ڈیرہ غازیخاں ۔ ڈیرہ غازیخاں شہر ضلع مظفر گڑھ :۔ مظفر گڑھ شہر ضلع ملتان :۔ پیرال غائب ۔ اسماعیل آباد ضلع منٹگمری :۔ دیپالپور چک ۱۱۴/۳ ضلع بہاولنگر :۔ فورٹ عباس چک ۱۰۳-۱۰۳ / ۶۔R چک ۱۰۲ فتح ضلع بہاولپور ۔ چک ۱۹۲ مراد ۔ ضلع رحیم یار خان :۔ بستی مول ۔ خیرپور ڈویژن ۔ روہڑی ۔ کرنڈی رحمن آباد کمال ڈیرہ حیدرآباد ڈویژن کنری نصرت آباد اسٹیٹ ۔ چک ۱۵۱ حیدرآباد شہر سنجر چانگ ٹنڈو محمد خان ۔ ٹنڈو جان محمد ۔ مشرقی پاکستان :۔ رائے گنج گاؤں ۔ دیناج پور ۔ ناروا ۔ سندربن ۔

(عبدالحق رامہ ناظر بیت المال)

ایک گریجویٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک گریجویٹ اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے جس کے لئے گریجویٹ امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

گریڈ :۔ ۲۲۰-۱۰ E ۱۶۰-۸ E.B ۱۳۰-۶ -۱۰۰-۵-۸۵ ہوگا۔
ابتدا میں ۸۵ روپے تنخواہ اور ۳۰/ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا مستقل ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا گریڈ جاری رہے گا۔

۱ ۔ امیدوار بی اے کی سند کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت دیوان میں ۲۱ جولائی ۱۹۶۳ء تک بھجوا دیں۔

۲ ۔ امیدوار چال چلن ۔ دیانت امانت واخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

بھارت نے حملہ کیا تو چین پاکستان کی مدد کرے گا

امریکہ اور برطانیہ سے پاکستان کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں

راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو ایشیا کا عظیم ترین ملک چین پاکستان کا ساتھ دے گا آپ نے انکشاف کیا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی جا رہی ہے اور اسے نئے قالب میں ڈھالا جا رہا ہے مسٹر بھٹو نے بتایا کہ پاکستان کے امریکہ اور برطانیہ سے تعلقات خراب ہوتے جا رہے ہیں۔

مغربی ملکوں کی امداد سے بھارت کی فوجی قوت میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور اب وہ پاکستان پر حملہ کرنے کی بہتر پوزیشن میں ہے بھارت گذشتہ پندرہ برس کے دوران پانچ بار جارحیت کا ارتکاب کر چکا ہے۔

وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں پاکستان کی خارجہ پالیسی پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ کچھ مغربی ملکوں کے برصغیر سے متعلق بعض فیصلوں کے پیش نظر پاکستان کی خارجہ پالیسی کو نئی شکل دی جا رہی ہے اور ہم اپنے خارجہ امور پر نظر ثانی کر رہے ہیں آپ نے کہا پاکستان بحران کے ماحول میں قائم ہوا تھا اور گذشتہ پندرہ برس کے دوران اسے کئی بحران درپیش رہے لیکن پاکستان کو اس وقت جس ہنگامی حالت اور بحران کا سامنا ہے وہ بہت سنگین ہے بحران مغربی ملکوں اور خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ کے بھارت کو چینی جارحیت کا ارتکاب کرتا ہے اسلحہ دینے کے فیصلہ کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے مسٹر بھٹو نے امریکہ اور برطانیہ سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا یہ تعلقات خراب ہوتے جا رہے ہیں لیکن پاکستان تعلقات کی خرابی کا ذمہ دار نہیں ہے اور نہ ہی انھیں خراب ہونے سے روک سکتا ہے یہ ان ملکوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلقات کو خراب ہونے سے روکیں اور وہی موجودہ صورت حال کے ذمہ دار ہیں مسٹر بھٹو نے اپنی ایک گھنٹہ کی تقریر میں خارجہ پالیسی کے مختلف پہلوؤں اور ہمسایہ ملکوں سے تعلقات کا ذکر کیا آپ نے زیادہ تر توجہ بھارت کے جارحانہ ارادوں۔ بھارت کو مغربی ملکوں کی فوجی امداد اور نتیجۃً برصغیر میں فوجی عدم توازن پیدا ہونے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا یہ نہایت افسوسناک بات ہے کہ بھارت نے اس علاقہ کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا ہے اور اس ملک کے لوگوں کو ایک بے معنی مقصد کے لئے قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کو مسئلہ کشمیر پر وزارتی بات چیت سے یقینی طور پر فائدہ حاصل ہوا ہے بھارت کا یہ موقف ختم ہو گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا تصفیہ ہو چکا ہے اور ریاست بھارت کا حصہ بن چکی ہے آپ نے کہا مسئلہ کشمیر ایک بار پھر دنیا کا ایک بڑا مسئلہ بن کر سامنے آ گیا ہے۔

پاکستان اور چین میں خفیہ معاہدہ؟

راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ قومی اسمبلی میں مسٹر بھٹو کے ان الفاظ نے مبصروں کو حیرت زدہ کر دیا کہ اگر پاکستان پر حملہ کیا گیا تو ایشیا کی سب سے بڑی طاقت پاکستان کی مدد کرے گی یہ مبصر استفسار کر رہے ہیں کہ کیا اس معاملے میں پاکستان اور چین کے درمیان کوئی خفیہ مفاہمت ہو چکی ہے؟ مسٹر بھٹو کا متذکرہ بیان بھارتی اور امریکی حلقوں کے لئے بہت بڑے صدمے کی حیثیت رکھتا ہے ان حلقوں کو وزیر خارجہ پاکستان کا یہ بھی بیان شاق گزرا ہے کہ صدر ایوب دسمبر میں لنکا جائیں گے۔ لنکا کے بارے میں بھارت کے عزائم کسی سے مخفی نہیں بھارت نے گذشتہ چند سال میں اپنے چھوٹے ہمسایوں سے تلوار کے زور پر اختلافات رفع کرنے کی کوشش کی ہے۔ بھارت نے چین سے تنازعات نپٹانے کے لئے بھی یہی طریقہ استعمال کرنا چاہا ہے لیکن اس کا نتیجہ بدیلا میں ناکامی کی صورت میں نکلا۔

روس امریکہ کا آلہ کار نہ بنے

ٹوکیو ۱۸ جولائی۔ پاکپنگ ریڈیو نے پیکنگ پیپلز ڈیلی کا اداریہ نشر کیا ہے جس کے ذریعہ روس کو انتباہ کیا گیا ہے کہ وہ بھارت کو اسلحہ کی امداد دے کر امریکہ کے ہاتھوں میں نہ کھیلے۔ اداریہ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اپنے سارے اتحادیوں پر زور دے رہا ہے کہ امریکہ نے دنیا بھر میں کمیونزم کے خلاف جو مہم شروع کر رکھی ہے وہ بھارت کو اسلحہ کی امداد دے کر اسے تقویت پہنچائیں ظاہر ہے کہ جو ملک بھی کمیونزم کی مخالفت کرنے کے لئے امریکہ کا بوجھ ہلکا کرے گا۔ امریکہ اس کا خیر مقدم کرے گا لیکن روس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی کمیونسٹ ملک چین کے مقابلے کے لئے بھارت کو اس خیال سے امداد دیتا ہے کہ وہ ان کی پالیسی بنانے میں کامیاب ہو جائے گا تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔

○ راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان امسال دسمبر میں حکومت لنکا کی دعوت پر کولمبو جائیں گے اس کا انکشاف مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی میں کیا۔

روس اور بھارت کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی

وائس آف امریکہ کے پروگرام بھارت سے نشر کرنے کا شدید ردعمل

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ بھارت کی سرزمین سے "وائس آف امریکہ" کے پروگرام نشر کرنے کے سوال پر روس اور بھارت کے درمیان زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان حال ہی میں ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں، جس کے تحت امریکہ آل انڈیا ریڈیو سٹیشن پر ایک ہزار کلو واٹ کا ٹرانسمیٹر مفت نصب کرے گا۔ اس کے عوض امریکہ کو روزانہ دو گھنٹے وائس آف امریکہ کے ایشیائی پروگرام نشر کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جس میں دوسرے ایشیائی ممالک کے علاوہ روس اور چین بھی شامل ہوں گے روس نے بھارت کو بتایا ہے کہ اس کے خیال میں اس ٹرانسمیٹر کے نصب ہونے کے بعد آل انڈیا ریڈیو سے کمیونزم اور روس کے خلاف پروپیگنڈا نشر ہونا شروع ہو جائے گا۔ نئی دہلی میں روس کے سفارتی حکام نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ مجوزہ نشریات میں روس کے خلاف سرد جنگ کو تقویت دی جائے گی اور بھارت کا یہ اقدام اس کی غیر جانبدار پالیسی کے مطابق نہیں ہے۔ واضح رہے اس وقت تک وائس آف امریکہ کے پروگرام صرف سیلون سے نشر ہوتے تھے لیکن حکومت سیلون نے اب امریکہ کے ساتھ معاہدہ کی تجدید کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

ہزار میں سے ۹۷ بچے تپدق میں مبتلا ہیں

لاہور ۱۸ جولائی۔ لاہور ڈسٹرکٹ ٹی بی ایسوسی ایشن کے جائزے کے مطابق لاہور کے اعلیٰ خاندانوں کے ہر ہزار بچوں میں ۹۷ بچے تپدق جیسے موذی مرض میں مبتلا پائے گئے۔ اس کا انکشاف کل تپدق ایسوسی ایشن کے اجلاس میں کیا گیا۔

جناب خالد حیات جو پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سماجی تحقیق کے ڈائرکٹر ہیں۔ اس سلسلے میں اپنی ایک سالہ تحقیقات کی رپورٹ سب کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے۔ ڈسٹرکٹ ٹی بی ایسوسی ایشن نے تپدق کی انسدادی ادویہ کے جائزے کے لئے مزید ساڑھے تین ہزار روپے کی رقم کی منظوری دی ہے۔

سماجی بہبود کی ایجنسیوں کے لئے گرانٹ
۳۱ جولائی تک درخواستیں طلب کر لی گئیں

لاہور ۱۸ جولائی۔ مغربی پاکستان کی سماجی بہبود کی کونسل نے صوبے کی سماجی بہبود کی تمام ایجنسیوں سے امدادی گرانٹ کی درخواستیں طلب کی ہیں۔ ایجنسیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ۳۱ جولائی تک اپنی درخواستیں سیکرٹری سوشل ویلفیئر کونسل مغربی پاکستان کے نام بھیجدیں۔

مولوی غلام اللہ گرفتار کر لئے گئے

راولپنڈی ۱۸ جولائی۔ جامع مسجد راجہ بازار کے خطیب مولوی غلام اللہ گذشتہ رات تحفظ امن عامہ کے حکم کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ جہلم کے موقعہ پر فرقہ وارانہ تقاریر نہ کریں لیکن انہوں نے گذشتہ جمعہ کو مبینہ طور پر تقریر کی تھی۔

دورہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد

مکرم ومحترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد مورخہ ۱۶/۷/۶۳ کو کوئٹہ۔ حیدرآباد اور کراچی کی جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ جماعت حیدرآباد کے اجتماع انصار اللہ میں جو ۲۷-۲۸ جولائی ۱۹۶۳ء کو ہونیوالا ہے۔ بھی شمولیت فرمائیں گے۔

۲- مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جو ۲/۷/۶۳ کو جماعتوں کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے۔ اپنا دورہ ختم کر کے ۱۳/۷/۶۳ کو بخیریت واپس پہنچ گئے ہیں۔

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری عبدالواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح مسری نگر حال چک ۸ ایم بی تاندلیانوالہ ضلع سرگودھا کچھ عرصہ سے ذیابیطس۔ بلڈ پریشر اور ضعف قلب کے عوارض سے صاحب فراش تھے اب چند روز سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے اور حالت سخت تشویش پیدا کر رہی ہے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور والد صاحب کے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

رحمت اللہ ابن چوہدری عبدالواحد صاحب چک ۸ ایم بی براستہ تاندلیانوالہ ضلع سرگودھا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴